36

طریق مباہلہ اور اس کی شرائط

(فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں نے جماعت کو کئی دفعہ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مباہلہ ایک ایسا قانون ہے جو عام قوانین کے خلاف جاری ہوتا ہے۔ اسلئے جب تک کہ مباہلہ صحیح طریق پر نہ ہو اور اپنے تمام شرائط کے ساتھ نہ ہو۔ تب تک اس کا صحیح نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر مباہلہ کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس حقیقت کو مدنظر رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور کئی دفعہ بتایا ہے کہ کس صورت میں اور کس حد تک اور کن شرائط کے ساتھ مباہلہ جائز ہے۔ پھر بھی دوست اس معاملہ میں غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ اور پھر اس غلطی پر ایک اور غلطی یہ کرتے ہیں کہ باوجود غلطی کے یہ امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس غلطی پر پردہ ڈالے اور اس کا خمیازہ بھگتنے سے ان کو بچائے حالانکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ محض ان کی عزت کے لئے ان کی غلطی کے باوجود اپنے قوانین کو توڑ ڈالے۔

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ مباہلہ ایک تقدیر خاص ہے۔ مباہلہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک نیا قانون جاری کرتا ہے جو عام قوانین سے بالکل بالا ہوتا ہے۔

مثلاً انسان کی موت کے لئے اس کا یہ عام قانون ہے کہ اس میں بعض قسم کے زہریلے جراثیم داخل ہو جائیں یا زہریلے مواد جمع ہو جائیں تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا قانون ہے کہ جس حد تک دنیا میں زندہ رہنے کے لئے اس کے قویٰ رکھے گئے ہیں اس حد تک ان قویٰ کے صرف کر دینے کے بعد انسان مرجاتا ہے یا یہ کہ کسی انسان کی گردن پر تلوار پڑتی ہے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے اسی طرح اور کئی ذرائع اس کی موت کے رکھے ہیں۔ لیکن مباہلہ ان عام قوانین میں سے کسی قانون

کے ماتحت نہیں۔ نہ تو وہ کوئی زہر ہے جو جسم انسانی کے اندر داخل ہو کر اسے تباہ کر دیتا ہے۔ نہ وہ جسم کے اجزاء میں سے کوئی جز ہے جس کے خرچ ہو جانے سے انسان پر موت آجاتی ہے۔ نہ وہ کوئی عام آفات میں سے ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ بلکہ وہ ان چیزوں سے کوئی زاید چیز ہے اور ان قوانین کے علاوہ قانون ہے جو خاص حالات اور خاص شرائط میں جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ انسان بغیر زہریلی چیزوں یا بیماریوں یا آفات کے نہیں مرا کرتا۔ لیکن مباہلہ کی صورت میں وہ اپنے عام قوانین کو بدل ڈالتا ہے۔ اور غیر معمولی سامان کر دیتا ہے یا معمولی سامانوں میں غیر معمولی تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ یا معمولی سامانوں کو غیر معمولی سامانوں کے ساتھ ملا کر غیر معمولی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ مگر یہ تمام صورتیں اسی حالت میں ظاہر فرماتا ہے جب مباہلہ صحیح طریق اور پورے شرائط کی پابندی کے ساتھ ہو۔ اس کے سواوہ کبھی صحیح نتائج نہیں پیدا کرتا۔ -

- -

- -

- -

- -

- -

- -

میری اس تمہید کا یہ باعث ہوا ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں عینووالی میں ایک مباہلہ تجویز ہوا ہے۔ اس مباہلہ میں ہماری جماعت کے ایک آدمی غلام رسول ہیں اور دوسری طرف محمد شفیع مولوی ہیں اس کے حالات پڑھ کر مجھے تعجب ہوا ہے کہ یہ عجیب رنگ کا مباہلہ ہوا ہے۔ مباہلہ میں تو یہ شرط ہے کہ وہ ایسے رنگ میں ہو کہ جس سے ایک جماعت پر اثر پڑے۔ لیکن یہ دونوں شخص ایسے ہیں جن کا اثر جماعت پر نہیں۔

اور مباہلہ کی صورت میں عام قانون تبھی اڑ سکتا ہے جب کوئی خاص ایسا فائدہ پہنچتا ہو کہ جس کے بغیر اسلام کی عظمت قائم نہ ہو۔ اور ایسا فائدہ تبھی پہنچ سکتا ہے جب مباہلہ کرنے والی ایک جماعت ہو جو حق کو قبول کرنے کا معاہدہ کرے۔ مباہلہ کرنے والا ایسا ہو جس کے ساتھ ایسی جماعت ہو کہ جو اس کے خیالات کی پابند ہو۔ اپنے عقائد کو اس کے عقائد کے ساتھ وابستہ کرتی ہو۔ ان دونوں

صورتوں میں اسلام کو نمایاں فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یا تو قوم کی قوم پر عذاب آتا ہے جس کا اثر قوموں کی قوموں پر پڑتا ہے۔ یا اگر ایک قوم کے لیڈر پر عذاب آتا ہے تب بھی ایک قوم کی قوم اس سے متاثر ہوتی ہے۔

پس مباہلہ یا تو ایک قوم کے ساتھ ہو سکتا ہے یا ایسے شخص کے ساتھ ہو سکتا ہے جس کے ماتحت کوئی قوم ہو پہلی صورت میں دوسرے لوگوں پر حجت قائم ہو سکے گی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دے گی اور سعید طبائع اس نشان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

دوسری صورت میں اگر دوسرے لوگوں پر نہیں تو کم از کم اس شخص کی جماعت پر تو اثر ہو گا۔ اس لئے ان دونوں صورتوں میں سے ہی کوئی ہونی چاہیئے ورنہ مباہلہ فضول ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ فریق مقابل پر اتمام حجت ہو۔ اور اس مباہلہ میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ دونو شرطیں مفقود ہیں۔ حالانکہ مباہلہ بغیر ان شرائط کے کبھی صحیح نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ مباہلہ میں اتمام حجت بھی ضروری شرط ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر اتمام حجت کے یونہی ایک شخص کو ہلاک کر دے۔ یہ بڑا ظلم ہے کہ ایک شخص کو بغیر اس کی غلطی ظاہر کئے ہلاک کر دیا جائے۔ اور اس صورت میں یعنی بغیر اتمام حجت اگر کسی شخص کو مباہلہ میں ہلاک کر دیا جائے تو نتیجہ زیادہ خطرناک ہو گا۔ کیونکہ اس کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور نتیجہ نہ نکلنے کی صورت میں صرف ہمیں شرمندگی ہی ہوگی۔ جس کے بعد ہم کو اپنی غلطی کی اصلاح کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اس لئے بغیر اتمام حجت کے بھی مباہلہ کا صحیح نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

تیسری شرط مباہلہ کے لئے یہ ہے کہ میعاد کی تعیین ہو۔ اور کم از کم وہ تعیین ہو جو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے۔ یعنی ایک سال کی تعیین ہو۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ عذاب کی تعیین نہ ہو۔ بس یہ شرط ہو کہ لعنت ہو گی۔ آگے لعنت کی تعیین نہ کی جائے کہ لعنت فلاں قسم کی اور فلاں صورت میں نازل ہو گی۔ عام لعنت ہو گی خواہ وہ روحانی لعنت ہو یا جسمانی یا اخلاقی یعنی عذاب بصورت لعنت آئے گا۔ آگے یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ لعنت کس صورت میں ہوگی بذریعہ موت یا ذلت یا کسی اور شدید نقصان کی صورت میں اس کا ظہور ہو سکتا ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ نتیجہ میں فریقین میں مساوات ہو۔ اگر مساوات نہیں تو مباہلہ نہیں رہے گا بلکہ وہ کچھ اور ہی ہو جائے گا۔ اب یہ مباہلہ جو میرے پاس آیا ہے اس میں دونوں طرف ہی

ایسے شخص ہیں کہ جن کا اثر دوسرے لوگوں پر کوئی نہیں پڑ سکتا۔ ایک طرف ہمارا آدمی ہے۔ اس کا بھی کوئی اثر جماعت پر نہیں ہو گا۔ دوسری طرف ایک مولوی ہے۔ جس کے متعلق لوگ کہہ دیں گے کہ ہمیں اس سے کیا ہم کوئی اس کے مرید ہیں۔ آج سے پہلے جتنے مولوی تباہ ہوئے ہیں لوگ ان سب کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم مولوی کے مرید ہیں جو اس کی ہلاکت ہم پر حجت ہو۔ پھر اتمام حجت کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ اس مباہلہ میں یہ ذکر ہی نہیں کہ کوئی تقریر ہوئی ہے یا مباحثہ ہوا ہے۔ بلکہ اس میں مولوی نے آتے ہی کہا ہے کہ ہم بحث نہیں کرتے کیونکہ نہ ہم نے ماننا ہے نہ تم نے ماننا ہے۔ اب جو شخص یہ کہتا ہے اس کو اتمام حجت کا کیا پتہ۔ پھر نتیجہ کے لحاظ سے بھی کوئی مساوات نہیں رکھی گئی۔ کیونکہ اس میں غیر احمدی کی یہ دعا ہے کہ اے خدا اگر مسیح زندہ نہیں ہے اور مرزا صاحب اپنے الہامات میں سچے ہیں تو مجھ پر عذاب نازل کر۔ اور پھر اقرار یہ ہے کہ اگر مجھ پر عذاب نازل ہو گیا تو مان لوں گا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے تھے۔ اس کے مقابل احمدی کی دعا یہ ہے کہ اے خدا اگر مسیح زندہ ہے اور نبوت کا دروازہ کھلا نہیں اور حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے نہیں تو مجھ پر عذاب نازل کر۔ اور پھر احمدی کا یہ اقرار ہے کہ اگر مجھ پر عذاب نازل ہو گیا تب بھی مرزا صاحب کو جھوٹے مان لوں گا۔ اور اگر کسی پر بھی عذاب نازل نہ ہوا تب بھی مرزا صاحب کو کاذب تسلیم کر لوں گا۔ اب قابل غور ہے کہ جب احمدی کے مرنے سے مرزا صاحب کا کذب لازم آتا ہے۔ تو اس کے بچ رہنے کی صورت میں مرزا صاحب کا صدق کیوں ضروری نہیں پس چونکہ اس مباہلہ میں نتیجہ کے لحاظ سے مساوات نہیں۔ اس لئے اس کا صحیح نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اور اندریں صورت یہ مباہلہ فیصلہ کن نہیں بن سکتا۔

مباہلہ میں چار شقیں ہیں۔ یا زید پر عذاب آئے گا۔ یا بکر پر آئے گا۔ یا دونوں پر آئے گا۔ یا دونوں پر نہیں آئے گا۔ ان میں سے پہلی شق صحیح ہے۔ یعنی یہ کہ دونوں میں سے ایک پر آئے گا۔ اگر زید پر آیا تو بکر سچا ہو گا۔ اگر بکر پر عذاب آئے۔ تو زید سچا ہو گا۔ تیسری شق کی صورت میں اگر مباہلہ ہو اور عذاب بھی آگیا ہو۔ تو پھر ہم یہ سمجھیں گے۔ کہ یہ عذاب تو ہے۔ لیکن یہ عذاب اتفاقی ہے۔ مباہلہ کا نتیجہ نہیں۔ یا اگر دونوں پر عذاب نہ آوے تو یا تو طریق مباہلہ کو غلط قرار دینا پڑے گا۔ گویا مباہلہ ہی صحیح نہیں ہوا۔ یا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ دونوں امور دین کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے تھے اس لئے نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ مثلاً دو شخص مباہلہ کریں اور ہر ایک کہے جس طریق پر میں گیہوں بوتا ہوں وہ ٹھیک طریق ہے ورنہ مجھ پر عذاب نازل ہووے۔ اب دونوں پر عذاب نازل نہیں ہو گا۔

کیونکہ یہ بات مباہلہ کرنے کے ہی قابل نہیں۔ اگر دینی امور کے متعلق ہو تو ہم یہ سمجھیں گے کہ مباہلہ صحیح طریق پر نہیں ہوا۔ مثلاً دو شخص مباہلہ کریں اس بات پر کہ ایک شخص کہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہے کہ نبی نہیں آسکتا۔ اب اگر دونوں پر عذاب آجائے۔ اور مباہلہ کو صحیح مانا جائے۔ تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی آسکتا اور یہ دونوں باتیں متضاد ہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ دونوں باتیں صحیح ہوں۔ بہرحال ایک بات ہی صحیح ہو گی۔ پس ایسی صورتوں میں ماننا پڑے گا کہ مباہلہ غلط طریق پر ہوا ہے اور یہ عذاب اتفاقی ہے ورنہ صرف جھوٹے فریق پر آتا۔ ایسا ہی اس موجودہ مباہلہ کے متعلق بھی ہم یہی کہیں گے کہ یہ مباہلہ ہی غلط طریق پر کیا گیا ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں کیونکہ دوسرا نتیجہ بھی تو نکل سکتا ہے کہ فریق ثانی جھوٹا ہے۔ میں دوستوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس قسم کے مباہلے لغو ہیں۔ غلط مباہلہ کر کے صحیح نتیجہ کی امید رکھنا یہ دوسری غلطی ہے۔ جب محمد رسول اللہ ﷺ کی اجتہادی غلطی بغیر نتیجہ کے نہیں رہی تو تمہاری شرعی غلطی کیسے معاف ہو سکتی ہے۔ دیکھو صحابہؓ سے جنگ احد میں اجتہادی غلطی ہوئی اس کا کیسا نتیجہ نکلا۔ صحابہ کو میدان سے الگ بھاگنا پڑا۔ اور رسول اللہ ﷺ الگ زخمی ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ کی شہادت کی خبر اڑ گئی۔

مباہلہ کرتے وقت ہمیشہ احتیاط رکھو۔ اور ان شرائط کے ساتھ مباہلہ کرو جو میں نے بیان کی ہیں۔ ایسے اہم معاملہ میں کہ جس میں عام قانون کو توڑا جاتا ہے۔ بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے قانونوں کو سمجھنے اور ان پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۲۷ء)